تقویت الایمان بمقابلہ عظمتِ قرآن

المعروف

عظمتِ قرآن

مصنف

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ھند حضور تاجدارِ رضویت

حضرت علامہ مولٰنا **مفتی محمد عبدالوہاب خان**

القادری الرضوی رضی اللہ تعالٰی عنہ

بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالٰی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

برصغیر ہندوستان و پاکستان کے تمام وہابیہ' غیر مقلد یعنی اہلحدیث اور مقلدین مثلاً دیوبندی' مودودی اور تبلیغی وغیرہم کے مسلم امام مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی ہیں نیز وہابی و غیر مقلد یعنی اہلحدیث کو جنم دینے والے ہی مولوی اسمٰعیل دہلوی ہیں۔ وہابیہ کے ایک معتبر مولوی عبیداللہ سندھی لکھتے ہیں :

"پٹنہ کے مولانا ولایت علی معرکہ بالا کوٹ میں موجود نہ تھے' موصوف مولانا اسمٰعیل شہید کی اس جماعت کے خاص رکن تھے جو مولانا شہید نے حجتہ اللہ پڑھنے کے بعد اس پر عمل کرنے والی ایک جماعت بنائی تھی یہ لوگ رفع یدین اور آمین بالجھو کیا کرتے۔ لیکن ہجرت کے موقع پر امیر شہید کے سمجھانے سے مصلحت عامہ کے پیش نظر اس جماعت کو ختم کردیا گیا تھا چنانچہ اب مولانا ولایت علی نے اس جماعت کے احیاء کو اپنا مقصد بنایا آپ نے مولانا محمد اسحاق کی اصلاحی فکر کو قبول نہ کیا مولانا ولایت علی نے امیر شہید کے غائب ہونے کی روایت کی آڑ میں اپنی مستقل جماعت بنانے کا فیصلہ کیا"۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۱۴۰)

فرقہ اہلحدیث کی بنیاد :

اس سے معلوم ہوا کہ رفع یدین اور آمین بالجہر لے کر مولوی اسماعیل صاحب نے جماعت اہلحدیث بنائی اس سے قبل جماعت اہلحدیث کا وجود تو درکنار کوئی اس نام سے بھی واقف نہ تھا اگر اس سے قبل کوئی جماعت اہلحدیث ہوتی تو نئی جماعت بنانے کی حاجت ہی درپیش نہ آتی خود مولوی اسماعیل صاحب کے خاندان میں بھی کوئی اہلحدیث نہ تھا۔ ان کے چچاؤں میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور جناب شاہ ولی اللہ صاحب' ان کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہم میں سے کوئی بھی اہلحدیث نہ تھا چنانچہ یہ بات مسلم ہے کہ جماعت اہلحدیث کو جنم دینے والے مولوی اسمٰعیل صاحب ہیں اور اہلحدیث کے عقائد کی بنیاد اور اساس ان کی کتاب "تقویت الایمان" ہے۔ وہابیہ کے معتمد اور معتبر راوی عبیداللہ سندھی کا کہنا ہے کہ :

"مولانا اسمٰعیل شہید نے اپنی عربی کتاب ردالشرک کا ترجمہ "تقویت الایمان" کے نام سے کیا یہ کتاب اگر پانچ سو برس پہلے لکھی جاتی تو ہندوستانی مسلمان دنیا کے مسلمانوں سے بہت آگے بڑھ جاتا"۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۸۹)

غالباً راوی یہ کہنا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے آگے بڑھنے کے لئے کتاب اللہ یعنی قرآن کریم ناکافی تھا (معاذاللہ) اس کی بجائے "تقویت الایمان" ہوتی تو مسلمان پانچ سو سال آگے ہوتے۔

اب وہابیہ مقلدین مثلاً دیوبندی' مودودی اور تبلیغی وغیرہم کے منبع الایمان اور مرکز ایقان کو دیکھئے۔ ان حضرات کے مسلم امام اور قطب الارشاد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں جن کے بارے میں مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند (المعروف مدنی) فرماتے ہیں :

"حضرت مولانا شمس العلماء العالمین' بدر الفضلاء الکاملین ابو حنیفہ الزماں' جنید الدوراں' امام ربانی' محبوب سبحانی جناب مولوی حافظ حاجی رشید احمد صاحب گنگوہی" (الشہاب الثاقب ص ۸۰)

ذرا انداز بیان دیکھیے "شمس العلماء العالمین" یعنی علماء عالمین (تمام جہانوں) کے سورج؟ اللہ رب العالمین' حضور رحمتہ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) اور گنگوہی شمس العلماء العالمین!!یا للعجب!!

اور لیجئے جناب عاشق الٰہی میرٹھی کہتے ہیں :

"قطب العالم' قدوۃ العلماء' غوث الاعظم' اسوۃ الفقہا" (تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۲)

تقویت الایمان بمقابلہ قرآن :

الحاصل۔ وہابیہ' دیوبندیہ اور تبلیغیہ مودودیہ وغیرہم کے امام ربانی محبوب سبحانی' غوث الاعظم اور شمس العلماء العالمین وغیرہ جیسے مناصب عالیہ کے حامل مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی' مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویت الایمان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ :

> "کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب
> ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے
> استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث
> سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین
> اسلام ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۴۱)

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ قرآن کریم کے متعلق علماء اسلام میں سے کسی نے بھی یہ ارشاد نہ فرمایا کہ قرآن کریم کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے البتہ پورے قرآن کریم پر ایمان لانا عین اسلام ہے۔ جو

قرآن کریم کی کسی ایک آیت کا بھی انکار کرے وہ عین اسلام سے محروم مگر مولوی رشید احمد صاحب فرمارہے ہیں کہ تقویت الایمان کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جب تک تقویت الایمان عالم وجود میں نہ آئی تھی زمانہ عین اسلام سے محروم تھا اور تقویت الایمان تقریباً" ۱۸۳۲ء کو معروض وجود میں آئی اور اپنا ایک مخصوص جدید اسلام ساتھ لائی اور اس جدید اسلام کی اساس تقویت الایمان پر ہی مشروط ہے جیسا کہ گنگوہی صاحب فرما گئے ہیں کہ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب گھر میں ہوگی ہی نہیں تو پڑھیں گے کیسے اور جب پڑھیں نہیں تو عمل کیسے کریں گے۔ تو حاملین اسلام کے لئے تقویت الایمان کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ٹھہرا۔ قارئین پہلے ہم آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ قرآن کریم میں اللہ رب کریم نے کس کس طرح اپنے پیارے بندوں کی شان بیان فرمائی ہے------ اور پھر آپ تقویت الایمان کی سیر کیجئے اور وہاں استدلال ملاحظہ فرمایئے کہ "تقویت الایمان" میں قرآن کریم کا کس انداز میں رد کیا جارہا ہے۔

(۱) اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔

اذھبو ابقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا

"یہ میرا کرتا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی" (سورہ یوسف آیت ۹۳)

چنانچہ وہ کرتا جب سیدنا یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو ان کی آنکھیں روشن ہوگئیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے------

فلما ان جاء البشیر القہ علی وجہہ فارتد بصیرا

"پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا (یعقوب علیہ السلام) کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں"۔

(سورہ یوسف آیت ۹۶)

سبحان اللہ!------ اللہ کے پیارے محبوب کیسی مشکل کشائی اور بلاؤں کو دفع فرماتے ہیں کہ بے نور آنکھیں روشن ہو گئیں۔-------

(۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ورسولا الی بنی اسرائیل ۵ انی قد جئتکم باٰیتہ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیتہ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئی الاکمہ برص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لاٰیتہ لکم ان کنتم مومنین۔

"اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فورا" پرند ہوجاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو" (سورہ آل عمران آیت ۴۹)

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللہ کے پیارے نبی عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی دی ہوئی طاقت سے کیسی بلائیں دور فرماتے اور کیسے عجیب و مہلک امراض سے شفا عطا فرماتے بلکہ مردوں کو زندہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی اسرائیل کو ہدایت فرماتا ہے کہ ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

تقویت الایمان کا حکم :

مگر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل ان باتوں پر حکم شرک لگاتے ہیں ملاحظہ ہو

امام الوہابیہ کا فرمان :

"عالم میں ارادے سے تصرف کرنا' اور اپنا حکم جاری کرنا' اپنی خواہش سے مارنا' اور جلانا' روزی کی کشائش اور تنگی کرنی' تندرست اور بیمار کردینا' فتح و شکست دینا' اقبال و ادبار دینا' مرادیں پوری کرنی' حاجتیں برلانی' بلائیں ٹالنی' مشکل میں دستگیری کرنی' برے وقت میں مدد کو پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اولیاء کی' پیر شہید کی' بھوت پریت کی' شان نہیں جو کئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے تو مشرک ہوجاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"۔ (تقویت الایمان ص ۲۱)

مولوی اسماعیل بذات خود شرک کی تعریف یوں فرماتے ہیں :

"شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے ثبات کرنی"۔ (تقویت الایمان ص ۱۸۔۱۹)

گویا بقول اسماعیل دہلوی صاحب خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

اور شرک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ یعنی واجب الوجود ہونا' ذات و صفات میں قدیم ازلی و ابدی ہونا' معبود ہونا میں شرکت کو بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ دوسرا خدا تجویز کرنا۔ خود مولوی اسماعیل کو بھی اس کا اعتراف

ہے شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے ثابت کرنی۔ (تقویت الایمان ص ۱۸۔ ۱۹)

اللہ تعالیٰ کے خلاف فتویٰ؟ :

وہ خاص چیزیں وہی ہیں جن کو عبادات یا بندگی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بالفرض اگر کوئی مشرک کسی دیو یا مہادیو کو مستحق عبادت جانے تو وہ یقیناً" مشرک ہے مگر وہ طاقت جو اللہ کی دی ہوئی ہو جیسا کہ ہم قرآن کریم سے یوسف علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیات نقل کرچکے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت ہی تو تھی جس کے باعث آنکھیں روشن ہوگئیں اور مادر زاد اندھے اور برص والے شفایاب ہوگئے اور مردے زندہ ہوئے۔ تو ان پر "تقویت الایمان" کے حکم سے شرک کا حکم لگ گیا۔ خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اللہ نے ان کو بخشی ہے ہر طرح مشرک ہے بلکہ اول اللہ عزوجل پر شرک کا فتویٰ لگا۔ دوم اللہ عزوجل کے لئے عطائی طاقت کا ماننا جو دوسروں کی بخشی ہوئی ہو لازم آیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کو حادث قرار دینا اور قدیم کا انکار لازم آیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفت قدیم ازلی اور ابدی ہیں کوئی حادث نہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو حادث مانے وہ کافر۔ سوم بخشی ہوئی طاقت اللہ کے لئے ماننا لازم آیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی اور ذات بھی معاذاللہ ایسی طاقت والی ہے جو اللہ تعالیٰ کو ——— صریح اور صاف مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو عاجز اور محتاج بالغیر ثابت کرنا ہے (معاذ اللہ) کیونکہ دوسرے کی بخشی ہوئی طاقت اسی کو ہوتی جس کو بالذات طاقت نہ ہو۔ خدا کی بخشی ہوئی طاقت پر حکم شرک لگانے کا مقصد یہ ہوا کہ بخشی ہوئی طاقت خدا کے لئے

مانتا ہے اور خدا کو جو بخشی ہوئی (عطا فرمائی ہوئی) ہوگی لازم ہے کہ وہ کوئی خدا سے بڑی طاقت والا ہی ہوگا جو خدا سے بڑی طاقت والا ہوگا وہ (معاذاللہ) خدا سے بڑا خدا ہی ہوگا اس تحقیق سے یہ بات تو یقیناً" ثابت ہوگئی کہ ایسا کلام کرنا شرک عظیم ہے اور مولوی اسماعیل اس عقیدے کی بنا پر شرک عظیم میں گر گئے------

قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی طاقت سے بلاؤں کا ٹالنا بھی مذکور ہے، مشکل کے وقت پکارنا اور مرادیں چاہنا بھی موجود ہے۔

(۱) بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ سفر میں تھے اور پانی کا کہیں نام و نشان نہیں تھا بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے پانی کے لئے عرض کیا، سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

اذااستسقی موسی لقومہ.... الخ (سورہ البقرہ آیت ۶۰)

"جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو جب پتھر پر عصا مارا تو بارہ چشمے جاری ہوگئے"

(۲) اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے متعلق فرماتا ہے۔

واذقلتم یموسی لن نصبر علی طعام واحد فادع لنا ربک ..... الخ (البقرہ ۶۱)

"یعنی اور جب تم (بنی اسرائیل) نے کہا اے موسیٰ ہم سے تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لئے نکالے"۔

تو پکارنا اور حاجات طلب کرنا بھی قرآن کریم میں مذکور ہے۔ جبکہ مولوی اسماعیل صاحب نے ان امور کو شرک قرار دیا اور اس طرح معاذ اللہ مولائے قدوس پر شرک کا فتویٰ دیا؟!

گویا تقویت الایمان (معاذ اللہ) ناسخ قرآن ہے جب ہی تو دیوبندیوں کے

قطب ربانی اور غوث الاعظم گنگوہی نے فرمایا کہ تقویت الایمان کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ یقیناً" اس سے مراد تقویت الایمان و الااسلام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا فرمایا ہوا اسلام ہرگز نہیں۔

حضور وہابیہ کے رسول نہیں ہیں :

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے :

وما ارسلنک الا کافتہ للناس بشیرا ونذیرا۔ (سورہ سبا آیت ۲۸)

" اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا"

نیز ارشاد فرماتا ہے :

قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (سورہ اعراف آیت ۵۷)

"تم فرماؤ' میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں"

ان آیات مقدسہ میں صاف مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کے رسول ہیں مگر مولوی اسماعیل دہلوی ان آیات کریمہ اور ان جیسی دیگر آیات کا کس ناز سے یوں رد فرماتے ہیں :

"پیغمبر تو نادانوں کے راہ بتانے کو اور جاہلوں کے سمجھانے کو اور بے علموں کو علم سکھانے آئے ہیں (تقوت الایمان ص ۱۲)

استدراک : آپ وہابیہ کی تمام اقسام غیر مقلدین اور مقلدین' دیوبندی' مودودی' وغیرہم سے پوچھئے کہ کیا تم لوگ نادان یا جاہل اور بے علم ہو؟ سارے کے سارے وہابی' دیوبندی' مودودی اور تبلیغی وغیرہ آنکھیں نکالکر غضبناک لہجے میں فرمائیں گے کہ ہم نہ تو نادان ہیں اور نہ جاہل اور نہ بے علم فیصلہ ہوجائے گا کہ ان حضرات کو رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حاجت نہیں نہ ان سے کوئی واسطہ کیونکہ حضور تو نادانوں اور جاہلوں

اور بے علموں کے لئے تشریف لائے۔

قرآن کو کون سمجھتا ہے

(۱) اللہ جبار جلیل فرماتا ہے۔

وتلک الامثال نضر بھاللنلس وما یعقلھا الا العلمون(سورہ عنکبوت آیت ۴۳)

"اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے"

چنانچہ فرمایا جاتا ہے۔ **فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون**

"یعنی اہل علم پوچھو اگر تم بے علم ہو" (النحل۔ ۴۳)

(۲) اور فرماتا ہے۔ **اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم**

"اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی اور اولی الامریعنی علماء فقہا کی"

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل فرماتے ہیں۔

"اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہئے ہم کو وہ طاقت کہاں کہ ان کا کلام سمجھیں اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے سو ہماری کیا طاقت کہ اس کے موافق چلیں بلکہ ہم کو یہی باتیں کفایت کرتی ہیں جن پر چلے جاتے ہیں سو یہ بہت غلط بات ہے"(تقویت الایمان ص ۱۲)

استدراک : آیت کریمہ بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو علماء ہی سمجھتے ہیں دوسرا نہیں سمجھتا جوکہ عوام میں مشہور ہے مگر اسماعیل صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے پھر آگے چل کر فرماتے ہیں :

"سو یہ ہر خاص و عام کو چاہئے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کو تحقیق کریں اور اس کو سمجھیں اور اسی پر چلیں اور اس کے موافق اپنے ایمان کو

ٹھیک کریں" (تقویت الایمان ص ۱۳)

اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ اس کو نہیں سمجھتے مگر علماء او. مولوی اسماعیل صاحب ہر خاص و عام کو دعوت تحقیق دے رہے ہیں۔

رضائے مصطفٰی سے انکار :

اللہ جبار و جلیل فرماتا ہے:

قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلتہ ترضھا فول وجھک شطر المسجدالحرام۔ (البقرہ ۱۴۴)

" (یعنی اے محبوب) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف"

اور ارشاد فرماتا ہے:

(۲) ولسوف یعطیک ربک فترضی۔ (الضحیٰ ۵)

"(یعنی اے محبوب) اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔

مگر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل کہتے ہیں:

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویت الایمان ص ۸۲ مکتبہ اسلامیہ وسن پورہ لاہور)

دوسری جگہ لکھا:

"ان کی خواہش کچھ نہیں چلتی" (تقویت الایمان ص ۲۶)

رسول اللہ کے غنی کردینے سے انکار :

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے:

وما نقموا الا ان اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ۔

"یعنی اور انہیں کیا برا لگا یہی نا کہ انہیں دولت مند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے"

ملاحظہ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے کہ اللہ اور اس کے رسول نے دولت مند کردیا اپنے فضل سے اور دولت مند وہی کرے گا جس کو قدرت و اختیار بھی ہو۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

ولو انھم رضوا ما اتھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیوتنا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ راغبون (التوبہ ۵۹)

"اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اللہ اور رسول کے دیئے پر اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دے گا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول' بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں"۔

ان دونوں آیات کریمہ میں اللہ عزو جل نے اپنے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی غنی کرنے اور دینے والا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اللہ و رسول سے امید لگائے رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور ارشاد فرماتا ہے : **انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ**

"اللہ نے اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی" (الاحزاب ۳۷)

اس آیت کریمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نعمت دینے والا فرمایا جارہا ہے۔

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل لکھتے ہیں۔

"جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'

(تقویت الایمان ص ٦١)

رسول کی شان سے انکار :

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے:

واللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لایعلمون یعنی "اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں"۔ (التغابن ۸)

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل کہتے ہیں:

"اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ (تقویت الایمان ص ۲۷)

(معاذاللہ) بڑی مخلوق انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلوۃ والتسلیم وغیرہم سب ہی کو شامل۔

ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل گویا اللہ کی شان کے آگے چمار اتنا ذلیل نہیں اور وہ......... اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو عزت والا فرمارہا ہے اور یہ چمار سے زیادہ ذلیل کہہ رہا ہے ------

بہتر مخلوق ہونے سے انکار :

اللہ جبار و جلیل فرماتا ہے:

ان الذین امنو وعملو الصلحت اولئک هم خیر البریہ

یعنی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق ہیں بہتر ہیں۔ (للبنیہ ۷)

مولوی اسماعیل فرماتے ہیں:

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں"۔ (تقویت الایمان ص ۷۹)

گویا مولوی اسماعیل صاحب فرمارہے ہیں کہ اچھے کام کرنے والے مسلمانوں کی بات کرتے ہو اللہ کے روبرو تو سب انبیاء اور اولیاء ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں یعنی ذرہ ناچیز کم ہے یہ اس سے بھی کم تر ہیں-------

اللہ کے علم سے انکار :

اللہ جبار و جلیل فرماتا ہے:

ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھوالرحمن الرحیم

"یعنی وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں (پوشیدہ) اور عیاں (ظاہر) کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا"۔ (الحشر ۲۲)

اور فرماتا ہے۔

وھو بکل شئی علیم "اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے"

اس قسم کی متعدد آیات جس میں اللہ عزوجل کے علیم و خبیر ہونے کا بیان ہے وہ ازل ہی سے (غیب و شہادت) کو جانتا ہے۔

مولوی اسمٰعیل لکھتے ہیں:

"سو اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہوا جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے"۔ (تقویت الایمان ص ۳۴)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب تک دریافت نہ کیا اس وقت تک [illegible] علم

تھا ـــــــ

دہلوی کی ابلیس دوستی :

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے:

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ۵ الذین امنوا و کانو یتقون ۵ لھم البشر ی فی الدنیا وفی الاخرۃ۔ (یونس ۶۲۔ ۶۳)

"یعنی سن لو بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور متقی (جو پرہیز گاری کرتے رہے) ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں"

اس سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ درجہ کے مومن کو متقی کہتے ہیں۔

مولوی اسمٰعیل فرماتے ہیں:

"سو یہ جان لینا چاہئے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرسکتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے"۔ (تقویت الایمان ص ۳۳)

یہ عبارت ابلیس ملعون پر بالکل صادق آتی ہے کیونکہ ابلیس پکا موحد تھا اس کی توحید کامل تھی وہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں مانتا تھا جیسا کہ اسماعیل صاحب کا ارشاد ہے اسماعیل صاحب کے نزدیک ابلیس لعین کے گناہ ایسے کام کررہے ہیں کہ دوسروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل امن باللہ وملئکتہ و کتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ۔ (البقرہ ۲۸۵)

"یعنی رسول ایمان لائے اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں

اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے"

مولوی اسماعیل صاحب فرماتے ہیں:

"جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے کہ اللہ کو مانئے اس کے سوا کسی کو نہ مانئے"۔ (تقویت الایمان ص ۲۷)

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ: " ایمان والوں نے مانا' اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے" مولوی صاحب کہتے ہیں کہ کسی کو نہ مانئے سوا اللہ کے پس یہ توحید کامل ہوگئی اب جو اللہ کے فرشتوں اور اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کو مانتے اور ایمان لاتے ہیں وہ مولوی اسماعیل کے نزدیک مشرک ہوگئے اور ان کی عبادت سے' ابلیس ملعون کی نافرمانی اور گناہ ہزار درجہ بہتر ہوئی' بطور نمونہ یہ چند عبارات "تقویۃ الایمان" سے نقل کی گئی کہ جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا وہابیہ' دیوبندیہ وغیرہ کے یہاں عین اسلام ہے۔

اعاذنا اللہ تعالی عنہ..... اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو "تقویت الایمان" سے بچائے رکھے (آمین)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین